## سوال

(634)نکاح کے وقت حق مہر کی شرط لگانا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں بعض علاقوں میں ایسے ہوتا ہے کہ جب کوئی نوجوان کسی خاندان میں نکاح کا پیغام دیتا ہے تو لڑکی کا والد بیش قیمت مہر کی شرط رکھتا ہے، اور پھر جب نکاح ہو جاتا ہے تو لڑکی اس کے شوہر کے ساتھ بھیجنے سے انکار کر دیتا ہے، اور مطالبہ کرتا ہے کہ لڑکا اس باپ کی خدمت کرے۔ اس طرح لڑکی بھی انتہائی اذیت میں پڑتی ہے۔ تو کیا لڑکی کو اپنے شوہر کے گھر چلے جانا چاہیئے یا باپ ہی کے گھر رہے؟ اس قسم کے بہت سے واقعات سے بڑی مشکلات دیکھنے میں آتی ہیں۔ آنجناب سے گزارش ہے کہ لوگوں کو ان امور میں حق و صواب کی رہنمائی فرمائیں۔

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ عزوجل نے اپنے بندوں کے لیے مشروع فرمایا ہے کہ بیٹیوں کے مہروں میں تخفیف اور میانہ روی اپنائیں اور اسی طرح ولیموں کا معاملہ ہے، تاکہ ہر فریق آسانی اور سہولت کے ساتھ شادی کا مرحلہ طے کر لے، اور خیر کے اس کام میں ایک دوسرے کو تعاون ملے، نوجوان اور دوشیزائیں عفیف اور پاک دامن رہیں۔

ہم نے اس موضوع پر نصیحت، خیر خواہی اور تواصی بالحق کے جذبے سے کئی بار لکھا ہے اور ہیئۃ کبار العلماء کی جانب سے بھی کئی قراردادیں اور نشریے شائع کیے گئے ہیں، ان کا موضوع و مضمون یہی تھا کہ نکاحوں میں مہر کم رکھے جائیں، ولیموں میں تکلف نہ کیا جائے اور عوام کو ترغیب و تشویق دی گئی ہے کہ نوجوان کے لیے نکاح کا مرحلہ جہاں تک ہوسکے آسان بنایا جائے۔ اور اب بھی میں اپنے تمام مسلمان بھائیوں سے یہی کہوں گا کہ نوجوانوں کے لیے اس فریضہ کی ادائیگی میں ایک دوسرے سے تعاون کریں تاکہ نکاح اور شادیاں بہت زیادہ ہوں، سفاح اور بدکاری کا قلع قمع ہو، نوجوان اور دوشیزائیں اپنی نظروں کی حفاظت کر سکیں اور ان کی عصمتیں محفوظ رہیں۔ اور اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں کیا جا سکتا ہے کہ ان مقاصد کے حصول کا عظیم ترین ذریعہ نکاح و زواج ہی ہے۔ جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

(يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ، وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ)

''اے نوجوانو! تم میں سے جو طاقت رکھتا ہو، اسے چاہیئے کہ شادی کر لے، بلاشبہ یہ اس کے لیے آنکھ نیچی رکھنے اور عصمت کی حفاظت کا سب سے بڑا ذریعہ ہے، اور جسے طاقت نہ ہو وہ روزے رکھا کرے، یہ اس کے جذبات کو کچل دیں گے۔'' (صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب من لم یستطع الباءۃ فلیصم، حدیث:4779، وصحیح مسلم، کتاب النکاح، باب استحباب النکاح لمن تاقت نفسہ، حدیث:1400 وسنن النسائی، کتاب الصیام، باب ذکر الاختلاف علی محمد بن ابی یعقوب فی حدیث ابی امامۃ فی فضل الصائم، حدیث:2242 وسنن

ابن ماجہ، کتاب النکاھ، باب ماجاء فی فضل النکاح، حدیث: 1845۔)

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی ہے کہ: ''جو شخص اپنے کسی بھائی کی ضرورت میں ہو، اللہ عزوجل اس بندے کی ضرورت میں (اس کے ساتھ) ہوگا۔'' (صحیح بخاری، کتاب المظالم، باب لایظلم المسلم المسلم ولا یسلمہ، حدیث: 2310 وصحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والاداب، باب تحریم الظلم، حدیث: 2580 وسنن الترمذی، کتاب الحدود، باب الستر علی المسلم، حدیث: 1426 وسنن ابی داود، کتاب الادب، باب المواخاۃ، حدیث: 4893۔)

ایک دوسری حدیث کے الفاظ ہیں:

(واللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ)

''اللہ عزوجل اپنے بندے کی مدد میں رہتا ہے جب تک کہ بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہے۔'' (صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبہ والاستغفار، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن ولی الذکر، حدیث: 2699۔ سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی المعونۃ للمسلم، حدیث: 4956، وسنن الترمذی، کتاب الحدود، باب الستر علی المسلم، حدیث: 1425 وسنن ابن ماجہ، کتاب الایمان وفضائل الصحابۃ والعلم، باب فضل العلماء، حدیث: 225۔)

اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو نیکی وتقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کا معاون بننے کا حکم دیا ہے، اور ایسے صالح بندے جو حق کی بات کہتے اور صبر سے کام لیتے ہوں، ان کی اللہ نے بہت مدح فرمائی ہے:

وَالعَصرِ ١ اِنَّ الاِنسانَ لَفی خُسرٍ ٢ اِلَّا الَّذینَ ءامَنوا وَعَمِلُوا الصّـٰلِحـٰتِ وَتَواصَوا بِالحَقِّ وَتَواصَوا بِالصَّبرِ ٣ ... سورة العصر

''قسم ہے زمانے کی، بلاشبہ انسان خسارے میں ہے، سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور عمل صالح کیے اور جو ایک دوسرے کو حق کی تلقین کرتے اور صبر کی تاکید کرتے ہیں۔''

اور یقینا مہر کم کرنے اور ولیموں میں تخفیف کرنے کے معاملے میں لوگوں کا تعاون کرنا اور باتوں کی تلقین وتاکید کرنا اللہ عزوجل کے اس ارشاد میں شامل ہے۔ اگر حق مہر کم ہوں اور ولیموں کے تکلفات مختصر ہوں تو اس میں یقینی فائدہ یہی ہوگا کہ شرعی نکاح بہت کثرت سے ہوں گے، بے نکاح لڑکے لڑکیوں کی کثرت میں کمی آئے گی، ان کی نظریں پاکیزہ اور جھکی رہیں گی، عصمتیں محفوظ ہوں گی، فواحش کی راہیں بند ہوں گی اور امت مسلمہ کی گنتی بڑھے گی، جیسے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''محبت کرنے والی زیادہ بچے جنے والی عورتوں سے شادیاں کرو، بلاشبہ میں قیامت کے دن تمہاری کثرت سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔'' (سنن ابی داود، کتاب النکاح، باب من تزوج الولود، حدیث: 2050 وسنن النسائی، کتاب النکاح، باب کراھیۃ تزویج العقیم، حدیث: 3227 والمستدرک للحاکم: 176/2، حدیث: 2685۔ بعض روایات میں ہے ''میں تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسرے انبیاء پر فخر کروں گا۔'' مسند احمد بن حنبل: 158/3، حدیث: 12634 وصحیح ابن حبان: 338/9، حدیث: 4028۔)

اور ایسے باپ یا بھائی جو نکاح ہو جانے کے بعد اپنی بیٹیوں یا بہنوں کو ان کے شوہروں کے ساتھ روانہ نہیں کرتے اور مطالبہ کرتے ہیں کہ یہ لڑکا ان کی خدمت کرے، ان کی بھیڑ بکریاں یا اونٹ وغیرہ چرائے، تو یہ ایک بہت برا اور غلط کام ہے، جو کسی صورت جائز نہیں ہے۔ بلکہ ولی امر (حاکم) کا فرض ہے کہ ایسے امور میں لوگوں کی مدد کرے جن سے زوجین کے اکٹھے رہنے اور ان کے آپس کے حالات عمدہ اور بہترین ہو سکتے ہیں۔ جس طرح کہ اس کے فرائض میں یہ شامل ہے کہ ایسے حالات سے ان لوگوں کو متنبہ کرے اور بچائے جو ان میں فرقت وافتراق کا باعث بن سکتے ہوں، سوائے اس کے کہ کوئی شرعی رکاوٹ ہو۔

اور میں عورتوں اور لڑکیوں کے اولیاء اور سرپرستوں کو تاکید کرتا ہوں کہ اپنی ان لڑکیوں اور عورتوں کی شادیاں ان کے ہم پلہ افراد سے کرنے میں تاخیر نہ کیا کریں، خواہ وہ فقیر ہی کیوں نہ ہوں، بلکہ اس بارے میں ان کی حتی الامکان مدد کریں، اور اللہ کے اس فرمان پر عمل کریں:

وَأَنكِحُوا الأَيـٰمىٰ مِنكُم وَالصّـٰلِحينَ مِن عِبادِكُم وَإِمائِكُم إِن يَكونوا فُقَراءَ يُغنِهِمُ اللَّهُ مِن فَضلِهِ وَاللَّهُ وٰسِعٌ عَليمٌ ٣٢ ... سورة النور

''اور تم میں وہ لوگ جن کی شادیاں نہیں ہوئیں ہیں ان کے نکاح کر دو اور اسی طرح اپنے غلام اور لونڈیوں کے بھی، اگر یہ فقیر ہوئے تو اللہ انہیں اپنے فضل سے غنی بنا دے گا، اور اللہ بڑی وسعت والا اور خوب جاننے والا ہے۔''

اللہ عزوجل نے اس آیت کریمہ میں یہ حکم دیا ہے کہ مسلمان معاشرے میں جو لوگ نکاح کے بغیر ہوں (کنوارے، رنڈوے، طلاق یافتہ وغیرہ) حتیٰ کہ غلام اور لونڈیاں جو صالح ہوں، سب کو نکاح والی زندگی گزارنی چاہیئے۔ اور فرمایا: اللہ کا فرمانا اور خبر دینا عین حق اور سچ ہے کہ اللہ کا فضل حاصل کرنے کے لیے ایک عظیم سبب نکاح بھی ہے، اور اس میں شوہروں اور اولیاء کو تسلی دی گئی ہے اور یقین دلایا گیا ہے کہ فقر اور تنگی کوئی ایسا سبب نہیں ہے جو نکاح و شادی کے لیے مانع یا رکاوٹ ہو، بلکہ یہ تو غنا اور رزق کا ایک بہت بڑا ذریعہ اور سبب ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

**صفحہ نمبر 446**

محدث فتویٰ